# اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے


نمبر (۱۱) مطبوعہ ۱۳ - مارچ سنہ ۱۸۹۶ء بروز جمعہ جلد (۲۴)


## دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ... ... ... عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک ... ... ... ... للعہ آر

قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی للعہ
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ✣

## ایڈیٹوریل

### ورکنگ کمیٹی کی آمد

بتاریخ ۹ مارچ سنہ رواں کو جناب پادری پی ایسی ادیل صاحب مشنری مقام رڑکی و پادری طالب الدین صاحب پرفیسر مدرسہ علم الٰہی سہارنپور نے اس شہر میں تشریف لاکر ساڑھے پانچ بجے شام کو گرجہ گھر میں مضمون سلف سپورٹنگ پر ایک نہایت ہی پر مضمون وعظ دیا۔ پر چونکہ اخبار نور افشاں کے دوسرے صفحوں پر ہر دو صاحبان کی کارگذاریاں پورے طور پر شایع کی گئی ہیں بدیں لحاظ ہمیں مفصل تحریر کی گنجایش نہیں مختصر اً چند باتیں ہم ہدیہ ناظرین کرتے ہیں ✣

اوّل ہر دو پادری صاحبان نے جماعت پر خدا کے فرایض و حقوق بخوبی روشن و عیاں کر کے صاف صاف بتلا دیا کہ قریباً ہر برس سے ملک امریکہ کے مسیحی لوگ اپنی فیاضانہ بخشش کے ساتھ ہماری پرورش کر رہے ہیں پر اب اُن کی یہہ دلی خواہش ہے کہ ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر چلنا سیکھیں یعنے ہم اپنے پاسٹر کی پوری پرورش و ہمدردی کریں اور بشارت کے کام کی ترقی کیلئے بدل و جان مصروف ہوں ✣

دوئم وہ اس کام میں ہمیں تنہا چھوڑنے نہیں چاہتے بلکہ دردمند والدین کی طرح ہمارے ساتھ رہکر ہمیں چلنا و دوڑنا سکھانا چاہتے ہیں ✣

سوئم ہم اس مبارک کام کو ہم جبر سمجھ کر نکریں بلکہ اپنا فرض اور اپنی خوشنودی کے ساتھ ✣

### وقت بے بہا شی ہے ✣

زمانہ میں سہاٹ کی شکایتیں بہت سننے میں آتی ہیں کہ وقت بہت تھوڑا ہے اور ایسا جلد گذر جاتا ہے کہ مطلق معلوم بھی نہیں ہوتا۔ کوئی اُسکو پرندے سے تشبیہہ دیتا اور کوئی ہوا کی مانند بتاتا ہے پر افسوس کہ باوجود ان تمام شکایتوں کے ہم جسقدر وقت کو ضایع کرتے ہیں اتنی اور کوئی چیز نہیں کھوتے ایک عالم کا یہہ مشہور قول ہے کہ وقت کا قدردان زندگی کا قدردان ہے پس ہم یہہ نہیں جانتے کہ وقت ہی کو اچھی طرح استعمال کرنے سے سب باتیں مثل نیک خوئی وغیرہ کے جن کو ہم بہت پسند کرتے ہیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

جب انسان اپنی اوقات کفایت شعاری کے ساتھ استعمال کریگا تو ضرور ہے کہ بہت سا وقت اُس کو ایسا مل سکے گا کہ جس کو وہ اپنی مرضی کے موافق خرچ کر سکے۔ جن باتوں میں کہ انسان اپنی اوقات مفت برباد کیا کرتے اور جن سے عادتیں خراب ہو جاتی ہیں یہہ ہیں ✣

شریروں کی صحبت میں بیٹھکر غپ شپ مارنا۔ بیکلے کتے کی طرح گھر گھر گھومنے پھرنا ✣ بہت سونا ✣ سستی و کاہلی کرنا۔ عشقبازی کی کتابیں پڑھنا ✣ دعا نہ مانگنا ✣ پاک کلام کے مطالعہ کو بالائے طاق رکھنا ✣ نکتہ چینی کو اپنے روزینہ کی خوراک جاننا وغیرہ ہم جو دو زندگی کو غنیمت جانکر ہم تاریکی کے لا حاصل کاموں میں شریک نہوں وقت کی قدر کریں کہ عاقبت کا انجام اسی سے

# ترجمہ ٹرائڈ بائی فائر

## بقیہ نمبر (۶) کا

غالباً یہہ مبارک خدا کی ہستی میں بڑا بھاری واقعہ تھا تو پھر کس طرح سے تعجب ہو سکتا ہو کہ روح القدس وقوعہ کے نشان پہلے سے بتلادے اور پیش نشانیوں اور علاموں کو مقرر کردے اور صلیب کے دکھوں کی پیشین گوئیاں کرے۔

یہہ درحقیقت ہماری غلطی ہو کہ ہم اِس بات کا جو ہماری دنیا پر نجات دہندہ کے کام میں مسیح کی روح کے لئے سب سے بڑی بات ہو اپنی عبادت اور خدمت میں اس قدر تھوڑا خیال کریں مسیح کے دکھوں پر زور دینے کے لئے جبکہ ایسا لفظ جیسا "تحقیق میں تھے" استعمال کیا گیا ہو تو ظاہر ہوتا ہو کہ کیسے بیش قیمت خزانے اُس کی تہ میں چھپے ہوئے ہیں اور اگر مبارک روح اس قدر محبت او خوشی سے مسیح کے دکھوں کا خیال کرتی ہو تو کتنا زیادہ خداوند کے جلال کا رسول اُسی پر زور دیتا ہو جبکہ کہتا ہو کہ "بلکہ میں بھی اُٹھا" (رومی ۸۳) اور یہہ ٹھیک بھی ہو کیونکہ جلال دکھوں کا تاج پھول اور پھل ہیں۔ اُس کی الوہیت پر گواہی ہو۔ اُس کے کام پر الہٰی مہر ہو۔ اُس کی روح کے دکھ کا انعام ہو۔ میری جان ٹھہر جا!! اور اُس کے جلال کو ایک ایک کرکے گن۔ جی اُٹھنے کی صبح آسمان پر چڑھنا۔ تمام مخلوق کے درمیان فتح کا پروسیشن خدا کے دہنے مقرر ہونا۔ دوسری دفعہ آنا اور ہزار سالہ بادشاہت۔

۴۔ نبیوں کی اچھی صحبت کا بوجھ۔ سموئیل کے زمانے سے یہہ لوگ ہوتے آئے ہیں۔ یہہ لوگ لشکروں کے خداوند کے لئے بہت سرگرم تھے اور بڑی قومی ہمدردی سے پر تھے۔ اُنہوں نے اپنے زمانے میں بڑی خدمات کیں اُسی طرح سے کہ جس طرح قدیم روم میں لوگوں کے ٹریبیون کیا کرتے تھے یا آج کل پبلک پریس کرتے ہیں وہ لوگوں کے حقوق کے لئے بادشاہوں کے آگے کھڑے ہوتے تھے اور خدا کے حقوق کے لئے لوگوں کے آگے۔ ناتن داؤد کے آگے۔ الیاہ اخیاب کے آگے یسعیاہ آخز کے آگے۔ یرمیاہ صدقیاہ کے سامنے اور یوحنا ہیرودیس کے سامنے۔

ہمارے نزدیک لفظ نبی سے مراد پردے میں سے ہوکر آئندہ پر نظر کرنا ہو مگر اصل زبان میں اُس کے معنے اوبلنا یا جوش مارنا ہو جیسا کہ زبور کے مصنف نے کہا کہ "میرا دل اچھے مضمون سے جوش مارتا ہو" (زبور ۴۵:۱) چشمے کی طرح جو جنگل بیابان کو خوشگوار اور شگفتہ کرتا ہوا اپنے راستے کو نکالتا ہو تاہم اُن کی پبلک گفتگوؤں یا تقریروں میں جو بندا ہیں اُن کے زمانے کے لوگوں کے سامنے کی گئیں ایسی باتیں ہوتی تھیں کہ جن کے معنے بہت گہرے یا اشارے اور پیشین گوئیاں ہوتی تھیں جو قومی ماجروں کے سلسلے میں خواہ وہ کیسے ہی بڑے کیوں نہ ہوں کامل طور سے پوری نہیں ہو سکتیں تھیں۔

یہودیوں کی ایک خاص بات یہہ تھی کہ اور قوموں کے برعکس اُن کا سنہرا زمانہ بطور چمکدار نشان کے اُن کے سامنے تھا اور کہ اُن کا سب سے بڑا ہیرو اُن کا باپ دادا نہیں بلکہ بہت مدت بعد آنے والی نسل میں سے تھا۔ اُن کی انتظاری آگے کی طرف جھکی ہوئی تھی تاکہ آنے والے بادشاہ کے پہلے قدم کو پکڑ لیں جو اُن کی سب سے بڑی اُمیدوں کو پورا کر سکے اور سیری دے سکے۔ ایسی انتظاری اور اُمیدوں کے لئے نبی سب سے بڑے مددگار تھے لیکن یہہ اُن کے بیان کی باریکی اور تفصیل کو جو اُن کے الفاظ میں پائی جاتی ہو ظاہر کرنے کے لئے کافی نہیں ہوگا اُس میں ایک ایسی طاقت موجود تھی جو کسی زمینی یا انسانی طاقت سے منسوب نہیں کی جا سکتی ہو "خدا کے مقدس لوگ روح القدس کے بلوائے بولتے تھے" (۲ پطرس ۱:۲۱)۔

مسیح کی روح اُن میں تھی۔ اوّل وہ اُن میں کشف کی روح کے طور پر تھی تاکہ اُن پر وہ سچائیاں ظاہر کرے جو وہ اور طرح سے نہ دیکھ سکتے اور نہ جان سکتے تھے وہ سچائیاں جن کو کہ وہ حاصل کر لیتے تھے اکثر اُن کی اپنی عقلوں کو بھی حیرانی میں ڈالدیتی تھیں۔ دوئم۔ وہ الہام کی روح کے طور پر اُن میں تھی جو نبیوں کو سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے روحانی طاقت دیتی تھی۔ اس طرح سے بائبل میں خدا کی سچائی پائی جاتی ہو۔ اگرچہ انسانی الفاظ میں تو ہو مگر تو بھی خدا کے ارادے اور مقصد کا ٹھیک اور کافی بیان کرتی ہو۔

اس لئے یہہ سمجھنا آسان ہو کہ نبیوں کے الفاظ کا بوجھ وہی بات ہو کہ جس پر مبارک روح نے زور دیا ہو۔ ان کے وسیلے سے روح نے مسیح کے دکھوں اور جلال کی گواہی دی ہو۔ پاک کتاب کی ہر ایک کھڑکی کو کلوری کی سنہری لائن نے گھیرا ہوا ہو۔ ہر ایک آواز میں صلیب کی آہ اور جی اُٹھنے کے ہیلیلویاہ کی صدا آتی ہو۔ موسیٰ اور الیاہ اُس کی موت کی بابت گفتگو کرتے تھے اور اس طرح سے جبکہ خداوند اماؤس کے راستے پر دو شاگردوں کے ساتھ باتیں کرتا جاتا تھا تو اُس نے اُن کو تمام نوشتوں سے بتلادیا کہ "ضرور تھا کہ مسیح دکھ اُٹھاوے اور جلال میں داخل ہووے" اور پولوس بھی تسلونیقیہ میں متواتر تین سبتوں تک اُن کا بھید کھولتا اور دلیل لاکے کہتا تھا کہ ضرور تھا کہ مسیح دکھ اُٹھاوے اور مُردوں میں سے جی اُٹھے (اعمال ۱۷:۳)۔

باقی آئندہ

راقم

این ایم۔ سنتھانیل ایم ویس

از گوجرانوالہ

# مراسلات

## سرودِ موعودی بجواب لحن داؤدی

باپ اور بیٹے اور روح القدس خدائے واحد لاشریک کی بارگاہ احدیت میں سجدۂ شکر بجالا کر بندہ کمیدا رناتھ گذارش پرداز خدمت احباب ہے کہ ان دنوں رسالہ لحن داؤدی مصنفہ ابو المنصور دہلوی بجواب نغمہ طنبوری مؤلفہ پادری عماد الدین صاحب بسوال و جواب سید علی محمد مجتہد شیعان لکھنوی زیر نظر احقر آیا چونکہ یہہ رسالہ خدانخواستہ نادانوں کے واسطے ٹھوکر کا باعث ہوگا لہذا باوجود عدیم الفرصتی مناسب معلوم ہوا کہ اغلاط جواب الجواب کی اصلاح کر دی جاوے۔ مگر یاد رہے کہ ابو المنصور کے طعن و طنز کی باتوں کا میں نے جواب ہرگز نہیں لکھا کیونکہ خدا نے ایسی روح ہمکو نہیں دی ہے اور نہ ایسی باتوں کو نجات سے کچھ علاقہ ہے روح القدس سے مدد مانگ کر قلم اُٹھاتا ہوں عماد الدین نجات اعمال سے ہوگی یا شفاعت سے مجتہد مدار نجات اعمال پر ہے اور از روئے احادیث گناہ تین قسم کے ہیں قسم دوم کے گناہ محمد کی شفاعت سے معاف ہونگے عماد الدین وہ احادیث جو مخالف قرآن کے ہیں قابل اعتبار نہیں ابو المنصور یہی عقیدہ تو نصاریٰ کا بھی ہے متی ۱۲-۳۲-۱ یوحنا ۵-۱۶ ✣

کمیدا رناتھ یہہ صرف عقیدہ نصاریٰ کا ہے مگر قرآن سے تو مخالفت ہی ہے جناب من احادیث کو قرآن سے مطابق کیجئے عماد الدین سب کلام کے کل اوامر و نواہی کا بجالانا مراد ہے یا جسقدر ہو سکے مجتہد شرع کے سب اوامر و نواہی ہمکن العمل ہیں عماد الدین سوال کا جواب نہیں ملا ابو المنصور کا اسکا جواب کے ذمہ وار تو مجتہد صاحب ہیں کمیدا رناتھ تو پھر آپنے جواب الجواب کیا لکھا عماد الدین کون کون شرط شفیع میں چاہئے مجتہد شرط شفاعت ماذونیت خدا ہے عماد الدین یہہ تو ہر مدعی شفاعت کا دعویٰ ہے مگر تصدیق کے واسطے علامات عقلی و نقلی لازم ہیں ابو المنصور پادری صاحب بھی اس کا قانون ظاہر کریں کمیدا رناتھ چونکہ گنہگار گنہگار کو نہیں بچا سکتا پس عقل چاہتی ہے کہ وہ بےگناہ ہو۔ پھر جبکہ خدا اور انسان میں بوجہ گناہ کے کامل مخالفت ہے پس عقل چاہتی ہے کہ خدا اور انسان میں میل کرانے والا کامل خدا اور کامل انسان ہو جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے کہ اُدھر اللہ سے واصل۔ اِدھر مخلوق سے شامل ✣ خواص اُس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدد کا پھر چونکہ گناہ کا پورا معاوضہ ہونا ضروری ہے پس عقل چاہتی ہے کہ وہ کامل کفارہ بھی ادا کرے پھر جبکہ انسان گناہ میں مرے ہوئے ہیں تو عقل چاہتی ہے کہ موت زندگی سے بدل جائے پس واجب ہے کہ وہ خود زندگی حاصل کر چکا ہو تاکہ ہمکو زندہ کر سکے اب اگر وید قرآن و بائبل میں دیکھا جائے تو سوائے یسوع مسیح کے یہہ صفات اور علامات اور کسی میں پائے نہیں جاتے پس وہ ہی ایک گنہگار کو بچا سکتا ہے عماد الدین ہر ایک نبی اپنی اپنی اُمت کا شفیع ہے یا خاص ایک شخص تمام اولین و آخرین کی شفاعت کے لئے خدا نے مقرر کیا ہے مجتہد قرآن میں ایسے سوال کا جواب نہیں لیکن احادیث سے ثابت ہے کہ صرف محمد شفیع ہیں عماد الدین احادیث کے سبب بدون اثبات شرائط یہہ دعویٰ نامناسب ہے۔ قرآن میں وہ کونسی آیت ہے جس میں محمد نے کہا کہ میں شفیع ہوں مجتہد قرآن میں ایسے سوال کا جواب نہیں ہے مگر احادیث سے اور اجماع سے ثابت ہے عماد الدین پس کون ہے جو ایمان قرآن پر لاویگا اور عقاید احادیث اور اجماع پر رکھیگا ابو المنصور کیا ایسا اقرار قرآن میں ڈھونڈھنا چاہئے ایسے مضامین تو احادیث میں ہوتے ہیں کمیدا رناتھ حضور قرآن میں ڈھونڈھنا چاہئے اور یہہ عذر بدتر از گناہ ہے کہ قرآن محمد کا کلام نہیں ہے جبکہ شیاطین اور کفار کے اقوال بھی قرآن میں ہونے سے قرآن شیاطین اور کفار کا کلام باور نہیں کیا جاتا تو محمد کا قول قرآن میں ہونے سے آپ کا مطلب کب جاتا رہتا حالانکہ قرآن میں اکثر اقوال محمد کے ہیں یہہ صرف آپ کی بناوٹ ہے عماد الدین مقام محمود جو عام ہے ہر مقام عزت کے لئے وہ شفاعت کے باب میں کس دلیل سے خاص ہوگیا ہے مجتہد نظم قرآنی چونکہ نظم عثمانی ہے اس لئے قابل اعتبار نہیں عماد الدین پھر ایسی نادرست نظم کو شیعہ نماز میں کیوں پڑھتے ہیں ابو المنصور یہہ بھی ایک معجزہ قرآن ہے کہ پادری نے مجتہد کی یہہ گت بنائی کمیدا رناتھ یہہ معجزہ قرآن کا نہیں بلکہ پادری صاحب کا ہے جنہوں نے مجتہد کو ذرا سے نکتہ میں لاجواب کر دیا۔ رہی قرآن کی درستی یا نادرستی دونوں حالت میں ہمارا الزام کہیں نہیں گیا اگر درست ہے تو مقام محمود سے دعویٰ شفاعت غلط اور نادرست ہے تو اُس پر عمل ناجائز پس قرآن معجزہ ہوا یا معجز آپ ہی انصاف کریں عماد الدین من ذالذی یشفع عندہٗ الا باذنہ سے کیونکر ثابت ہوا کہ محمد شفیع ہے مجتہد اجماع و حدیث سے عماد الدین اجماع و حدیث کا کیا اعتبار ابو المنصور حدیث مرقس لوقا اور یوحنا بھی اجماع و حدیث مصنفانا مجمل سمجھے جاتے ہیں کمیدا رناتھ یہہ تشبیہی و الزامی جواب ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص کسی کے درخت کو جڑ سے کاٹ ڈالے دوسرا اسکے بدلے اُسکے درخت کی پتیاں نوچتا پھرے کیونکہ تصنیف کیواسطے دو ثبوت ہوتے ہیں ظاہری اور باطنی ظاہری وہ جو خارجی اسناد سے متعلق ہیں یعنی تواریخی ثبوت اور راویوں کی گواہیاں وغیرہ اور باطنی وہ جو کسی مصنف کے طرز بیان و محاورہ وغیرہ سے منسوب ہیں یہہ ایسا عمدہ مدلل قاعدہ ہے کہ ہم اس سے ہر ایک تصنیف کی نسبت معلوم کر سکتے ہیں لیکن اس آیت میں کوئی وجہہ معقول ایسی نظر نہیں آتی جس سے محمد کو اس کا مخاطب اور مخصوص سمجھیں اگر ہو تو پیش کرنا چاہئے عماد الدین۔ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ خدا تجھے دیگا تو راضی

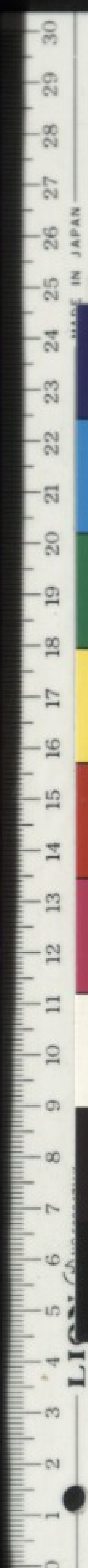
ہوگا جلالین آخرت میں اچھی چیزیں دیگا بیضاوی غلبہ دین اور کمال نفس دیگا۔ حسینی مرتبہ شفاعت دیگا مدارک ثواب اور مقام شفاعت دیگا ان تمام باتوں میں خاص مرتبہ شفاعت کس قرآنی آیت کی برانگیختی سے سمجھ لیا گیا مجتہد کسی تفسیر کی عبارت سامنی دوسری تفسیر کی نہیں عماد الدین ہرگز نہیں تفسیروں میں منافات ہے اور فعل یعطی کا ایک مفعول جو محذوف ہے اُس کی تعین کلام کے سیاق سے نہیں ہوسکتی۔ ابو المنصور اختلاف الفاظ اختلاف معنی پر دلالت نہیں کرتا جو الفاظ آپ نے لکھے سب اُس محل کے مناسب مقام میں کہدیا تھا مگر ان سب لفظوں میں شفاعت کے لفظ کی خصوصیت کی وجہ موجہ بتائی تھی نہ صرف یہہ کہدیا کہ یہہ اُس کے مناسب ہیں یوں تو کوئی چیز دنیا اور آخرت میں ایسی نہ ہوگی جو بفرض آپ کے مناسب مقام نہ ہو اجر روان نعیب نیکی بیوی حور وغلمان شراب وکباب سب کچھ اس میں کھپ سکتا ہے اور فعل یعطی کا نہ پہلا مفعول ہے اور نہ دوسرا آیت میں دنیا اور دینے والا تو ہیں مگر معلوم نہیں ہوتا کہ کیا دیگا اور کسے دے گا اسی پر قرآن کی فصاحت وبلاغت کا ڈنکہ بجایا جاتا ہے عماد الدین عصمت انبیا کے کیا معنی ہیں مجتہد اول عمر سے آخر تک کوئی صغیرہ وکبیرہ گناہ عمداً وسہواً نکرے عماد الدین پس یہہ صفت سوائے مسیح کے اور کسی میں پائی نہیں جاتی ابو المنصور عیسیٰ نے یوحنا سے توبہ کا بپتسمہ پایا کہدیا تھا مگر وہ رسم پورا کرنا تھا گناہ کا اقرار خداوند نے کبھی نہیں کیا دیکھو متی ۳-۱۴ و ۱۵۔ بلکہ یوحنا ۸-۴۶ میں خداوند صاف فرماتا ہے کون تم میں سے مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے پھر ۲ قرنتیوں ۵: ۲۱ سے کیونکہ اُس نے اُس کو جو گناہ سے واقف نہ تھا ہمارے بدلے گناہ ٹھہرایا قطعی ثابت ہے کہ خداوند مسیح نے کبھی گناہ نہ کیا قطع نظر اس کے خداوند کے دشمنوں نے خواہ یہودی ہوں خواہ یہوداہ اسکریوطی خواہ پلاطوس خواہ محمد خواہ محمدی خواہ ہندو خواہ اور کوئی مخالف ہو آج تک باوجود تلاش بسیار ادنیٰ گناہ بھی اُس پاک ذات قدوس کی نسبت ثابت نکر پایا یہاں قرآن دم نہیں مار سکا عماد الدین قرآن میں وہ کون سی آیت ہے جو عصمت انبیا پر نص ہے مجتہد پہلی آیت سورہ ص کے آخر میں شیطان نے خدا کی عزت کی قسم کھائی کہ میں سارے بنی آدم کو گمراہ کرونگا مگر اُن تیرے بندوں کو جو مخلصین ہیں گمراہ نکروں گا دوسری آیت میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا عماد الدین پس اس میں انبیا کی خصوصیت کیا نکلی ابو المنصور قرآن میں انبیا کی معصومی کا اکثر ذکر ہے وما کفر سلیمان کہدیا تھا صرف ایک سلیمان کی عدم تکفیر سے سارے انبیا کے گناہوں کی نفی کس طرح ہوسکتی ہے جبکہ انہیں سلیمان کا مغفرت مانگنا سورہ ص میں مذکور ہے اب اگر ما کفر سلیمان درست ہے تو سورہ ص کی مغفرت والی آیت ضرور نادرست ہوگی عماد الدین ایسے ایسے مضمون جو بعض پیغمبروں کی نسبت قرآن میں لکھے ہیں اور ان کی تاویل ترک اولیٰ کی جاتی ہے وہ کس آیت قرآنی کے سبب مجتہد یہہ سب آیتیں ماؤل ہیں اور تاویل اُن کی بہ بسط کلام کتب کلامیہ میں مذکور ہے اور تاویل اُن کی ترک اولیٰ ہے عماد الدین سوال کا جواب بالکل نادرست ہے ابو المنصور قرآن میں انبیا کا گنہگار ہونا کہیں نہیں لکھا ہے کہدیا تھا آدم کی امر شکنی موسیٰ کا قتل قبطی ابراہیم کا دروغ محمد کا زوجہ زید پر عشق ماریہ قبطیہ کی گذارش سب کچھ جانتے ہوئے نہیں مانتے ہو تو آپ ہی بتلاؤ گنہگار دنیا میں کون ہے عماد الدین قرآن میں کون کون علامت نبوت محمد مذکور ہے مجتہد بے انتہا علامتیں ہیں اُن میں سے شق القمر اور غلبہ روم اور فتح مکہ عماد الدین اقتربت الساعت وانشق القمر میں دو فعل ماضی کے اجتماع سے تخفیف اذا استقبال کے معنی ہیں یعنی قیامت کو ہوگا۔ غلبہ روم اور فتح مکہ ذیل قیافہ وفراست وموقع بینی اور ترغیب فوج کی بات ہے۔ ابو المنصور مسیح نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ کس نے مجھے چھوا لوقا ۸-۴۵ کہدیا تھا لیکن اسی کے آگے ۴۷ ویں آیت میں اس کے جواب الجواب میں خداوند مسیح نے آپ ہی فرمادیا کہ کسو نے مجھے چھوا کیونکہ میں جانتا ہوں لوقا ۸-۴۶ پھر جب اُس عورت نے دیکھا کہ چھپتی نہیں کانپتی ہوئی آئی اور اس کے پاؤں پر گری ٭

عماد الدین کتب احادیث کے نام معہ نام مولفین وسنہ تالیف بتادیجئے مجتہد کافی مولفہ ابوجعفر سنہ ۳۲۸ھ دوم من لایحضرہ الفقیہ مولفہ شیخ علی سنہ ۳۸۱ھ سوم تہذیب چہارم استبصار مصنفہ ابوجعفر سنہ ۴۶۰ھ نہج البلاغہ مولفہ سید رضی سنہ ۴۰۶ھ عماد الدین چونکہ اس عہد میں کوئی محمد کا دیکھنے والا نہ تھا پس کچھ اعتبار نہیں ابو المنصور اتنی ہی مدت بعد انجیلیں بھی جمع ہوئیں کہدیا تھا آپ ہی اپنی نوید جاوید میں لکھتے ہیں کہ متی کی انجیل سنہ ۶۱ء میں اور مرقس کی سنہ ۶۳ء میں اور لوقا کی انجیل سنہ ۶۳ء میں اور اعمال کی کتاب سنہ ۶۴ء میں اور یوحنا کی انجیل سنہ ۹۸ء میں مکاشفات سنہ ۹۶ء میں تصنیف ہوئی اور آپ ہی بیان فرماتے ہیں کہ اتنی ہی مدت بعد انجیلیں بھی مرتب ہوئیں کجا سنہ ۱۰۰ء اور کجا سنہ ۳۲۸ء کچھ بھی مناسبت ہے ٭ باقی آئندہ

---

## محمدی تشدد

ابھی جو واقعہ کافرستان میں بوقوع آیا ہے اُس نے ہندوستان کے محمدی پیشواؤں کی رایوں کو صاف غلط ثابت کردیا ہے جو کہا کرتے ہیں کہ محمدی مذہب میں جہاد کا حکم نہیں یا جبر سے دین محمدی ہندوستان اور دیگر ممالک میں نہیں پھیلایا گیا ابھی امیر کابل نے کافرستان کے باشندوں کو جبراً محمدی کرلیا ہے اور اپنی فوج کو جہاد کے



واسطے لڑایا ہے محمدی بادشاہوں کے پہلے ظلم تاریک زمانہ میں ہوئے تھے جن کو دنیا کے باشندے بھولنا چاہتے تھے یا چاہئے تھا کہ بھول جاتے لیکن اس تازہ واقعہ نے اُن سب واقعات کو یاد دلایا ہے اور جو محمدی کہا کرتے ہیں کہ محمدی مذہب میں جبر المحمدی کرنا نہیں ہے یا جہاد نا جایز ہے اُن کو بغلیں جھانکنی پڑتی ہیں۔ اصل بات یہہ ہے کہ ہندوستان میں برٹش طاقت کا جاہ و جلال ایسا ہے کہ محمدیوں کو اپنی شرع کے احکام پورا کرنے کی طاقت نہیں رہی اگر اُن کو طاقت ہو تو وہ وہی کر دکھلاویں جو امیر کابل نے کافرستان میں کیا ہے۔ ہم کو امیر کابل پر کوئی افسوس نہیں کہ اُس نے ایسی سختی کی کیونکہ وہ اپنے مذہب میں ایسی ہدایتیں پاتا ہے۔ مگر افسوس برٹش گورنمنٹ پر ہے جو اُس کو وظیفہ معقول دیتی ہے اور اوزار سے اُس کی مدد کرتی ہے تاکہ روس کے واسطے ایک کانٹوں کی دیوار رہے اس واسطے جو جور و ظلم کافرستان میں ہوا ہے اُس کی ذمہ وار تمام دنیا کے سامنے انگلستان ہے وہ کیا جواب رکھتی ہے۔ یہہ سچ ہے کہ رموز مملکت خویش خسرواں دانند لیکن امرائے خان جس نے ہمارا اس قدر روپیہ خرچ کرایا اور ہمارے بہادر سپاہیوں کی جانیں قربان ہوئیں کسی سزا کا مستحق نہ پایا گیا امیر کابل نے اُس کو پناہ دی اور اب آرام سے حج کو چلا گیا خیر یہہ جملہ معترضہ تھا لیکن برٹش گورنمنٹ کے پاس کیا جواب ہے کہ اُس کے وظیفہ خوار نے کافرستان میں ایسا تشدد اور ظلم کیا ہے جس کی مثال اس زمانہ میں دنیا کے کسی حصہ میں نہیں پائی گئی۔ گورنمنٹ تو ایک طرف محمدی اخباروں نے بھی امیر کابل کے اس فعل کے جواز میں خامہ فرسائی نہیں کی شاید جو شایستگی یورپ کی طفیل اُن کو ملی ہے اُس نے اُن کی قلم کو روک رکھا ہے کچھ ہی ہو جو سختی اور ظلم امیر کابل نے کیا ہے اُس کی ذمہ وار بیشک ہماری سرکار ہے +

راقم ایک اخبار بین

## محمدی شرع

رہبر ہند میں ہم نے ایک خبر پڑھی ہے کہ ایک محمدی مُلّا نے اپنے مرید کی عورت کو خوبصورت دیکھ کر ایسی حکمت عملی کام میں لایا کہ اپنے مرید سے طلاق دلوا یا اور خود اُس سے نکاح کر لیا۔ جب ہم زید کا قصہ مندرجہ قرآن یاد کرتے ہیں تو اس محمدی مُلّا کا فعل ہم کو تعجب میں نہیں ڈالتا کیونکہ مُلّا نے عین اپنے پیغمبر کی پیروی کی ہے ہم عوام الناس کو صلاح دیتے ہیں کہ کوئی اس مُلّا کو متہم نہ کرے مگر افسوس اُس مرید پر جس کی جورو شرع کے احکام کے نیچے چھینی گئی +

راقم ایک اخبار بین

## لڑکوں کی ہمدردی

دانا لڑکے جن کا منشا ذہنی اور اخلاقی طاقتوں کو ترقی دینا ہے۔ ہر روز جسمانی ورزش کے لئے اپنی فیلڈ میں جاتے ہیں۔ اور کھیلوں کے وقت کو بہت قیمتی سمجھتے ہیں اور کبھی ضایع نہیں ہو جانے دیتے۔ وے لڑکے اُن فوائد کو حاصل کر لیتے ہیں جو ورزش جسمانی کے باقاعدہ اور باطریقہ کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں بہت ایسے لڑکے ہیں جو ورزش جسمانی کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں وہ ہمیشہ کسی نہ کسی مرض میں مبتلا رہتے اور اُن کو کبھی صحت کلی حاصل نہیں ہوتی یہی سبب ہے کہ وہ ورزش جسمانی نہیں کرتے ہیں۔ اور ان کا خیال کبھی اس طرف منتقل نہیں ہوتا۔ کہ انسان کا فرض ہے کہ حتی الامکان اپنی تمام طبیعت کو کمال پر پہنچاوے۔ اور اس کی جسمانی طبیعت بھی ذہنی اور اخلاقی طبیعت کی طرح اس کا ایک جزو ہے۔ ایسے لڑکوں کی صحت کو صحت مطلق کے مقابلہ میں صحت اضافی کہتے ہیں۔ صحت اضافی کی حالت میں ہمیں سخت امراض یا کسی وبا میں گرفتار ہونے کا خطرہ رہتا ہے اور صحت مطلق کی حالت میں اگر ہم کسی وبا یا امراض میں مبتلا بھی ہو جاویں تو ہم کو ان کی نسبت جلدی شفا حاصل ہوتی ہے۔

پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ورزش جسمانی تمام لڑکوں کے لئے خواہ ان کی صحت عمدہ ہو یا خراب خواہ وہ قوی ہوں یا کمزور یکساں مفید ہے۔ ہر ایک طالب العلم کا اعلیٰ سے اعلیٰ فرض ہے کہ اپنی صحت مطلق کی ترقی میں کوشش کرے۔ کیونکہ صحت دنیاوی اغراض کے لئے بھی ہر ایک کو حاصل کرنی چاہئے۔ نہ کوئی ایسا انسانی پیشہ ہے۔ ایسا ہم ایسے بہت پیشوں میں بھی کامیابی کے لئے ضروری ہے جو دماغی محنت سے چل سکتے ہیں۔ دماغی کام میں گو جسم ایک اوزار کا کام دیتا ہے۔ مگر پھر بھی اس کی ضرورت کم نہیں۔ جسمانی ورزش کے اُستاد فن کا مدعا اپنے شاگردوں کی جسمانی قوت۔ اور صحت کا بڑھانا ہے۔ اس بات کو ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ ساتھ ساتھ کسی قدر ذہنی ورزش بھی کرائی جائے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کی وہی دلیل ہے جس کے مطابق دانا ہیڈ ماسٹر صاحبان جن کا منشا لڑکوں کی ذہنی اور اخلاقی طاقتوں کو ترقی دینا ہے۔ جسمانی ورزش کے لئے بھی وقت دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ پرنسپل صاحب بہادر و ہیڈ ماسٹر صاحب بہادر مشن ہائی سکول لودیانہ سردار ہیرا سنگھ صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول ہیڑوال و مرزا شمس الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سانہ وال و منشی بخشیش سنگھ صاحب مڈل سکول سانہ وال ضلع لودیانہ و ماسٹر نتھا سنگھ صاحب مشن ہائی سکول لودیانہ بڑے شوق سے لڑکوں کو کرکٹ اور فٹ بال سکھانے میں مدد دیتے ہیں اور ایسے ہی ایک مشہور طریقہ تعلیم سے واقف کار کا مقولہ ہے کہ کھیل کا میدان۔ سکول کا غیر مسقف کمرہ ہے۔ جس سے اس کا مطلب یہہ ہے۔ کہ اُستاد کا فرض صرف اس چار دیواری ہی میں محدود نہیں جسے سکول کا کمرہ کہتے ہیں۔ بلکہ میدان کھیل میں بھی اُسے اپنا فرض ادا کرنا چاہئے۔ ہمارے

ضلع کی یہہ خوش قسمتی ہے کہ بہت اُستاد اپنے شاگردوں کی جسمانی تربیت میں حصہ لیتے ہیں۔ اور کامل اُمید ہے۔ کہ آیندہ جلسہ سالانہ ورزش تک ایسے اُستادوں کی تعداد زیادہ بڑھ جائیگی۔ جو ہیڈ ماسٹر صاحبان گھنٹوں کی نسبت جو کھیل میں صرف ہوتے ہیں۔ یہہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ضایع گئے حقیقت میں ان کا یہہ خیال غلط ہے۔ کیونکہ اگر ہم ہندوستان کے سکولوں اور کالجوں کی طرف دیکھیں تو اصلی تجربات سے اس خیال کو تقویت پہنچتی ہے۔ کہ وہ مدرسے جن میں کرکٹ فٹ بال ڈرل جمنینگ کبڈی وغیرہ پر زیادہ توجہہ کی جاتی ہے۔ ذہنی ترقی میں عموماً سب سے بڑھکر ہیں۔ اور امتحانات کے نتایج اس امر کے شاہد ہیں۔ دیگر مشن ہائی سکول لودیانہ میں داخل ہونے والے طالب العلموں کی خدمت میں بندہ کی التماس ہے کہ جس سکول کے پرنسپل صاحب بہادر کا دلی ارادہ یہہ ہے کہ ہمارے سکول میں پانچ یا چہہ سو لڑکے ضروری نہیں بلکہ ضروری بات یہہ ہے کہ ہمارے سکول میں راستباز اور ایماندار نوجوان ہوں۔ اور آپ سب صاحبوں پر روشن ہے اور کئی سال کے جلسہ ورزش آپکے ملاحظہ سے گذرے ہونگے صاحب بہادر اپنے لڑکوں پر اس بات پر زور دیتے ہیں کہ کھیلوں میں جیت ضروری نہیں بلکہ ضروری بات یہہ ہے کہ اگر جیت ہو تو ایمانداری اور انصاف سے ہو۔ جیسا کہ کبڈی میں و ڈرل میں اور ہوریزنٹل بار میں اور پیریلیل بار میں آپ صاحبوں کے ملاحظہ سے اس کے جلسہ ورزش سالانہ میں گذرا۔ اور جیتنے والے طلبا کو علاوہ سرکاری انعام کے اور بہت سا انعام صاحب بہادر اپنی طرف سے دیتے ہیں جب کہ امسال تقسیم کیا گیا۔ اور لڑکوں کے چال چلن کو اچھا بنانے کے لئے ہمیشہ بائبل کی خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ اور بورڈنگ لڑکوں کی رہایش کے واسطے بنا ہوا ہے۔ اور فیس کی کمی اُستاد لایق اور کھیلوں کے واسطے عمدہ انتظام ہر ایک جماعت کے لئے علیحدہ سامان خواہ کرکٹ کھیلیں خواہ فٹ بال تو پھر سب طالب العلمان کو کیوں نہ جنس ہونا چاہیے ضرور ہی ایسے سکول میں داخل ہونا چاہیے ۔

راقم

عطر سنگھ سابق ورزش ماسٹر مدارس تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ و مڈل سکول سانبہ وال ضلع لودیانہ حال ورزش ٹیچر مشن ہائی سکول لودیانہ

# لودیانہ پرسبٹیری کا ہوم مشن

ہمارے ناظرین کو معلوم ہے کہ برسوں سے لودیانہ مشن میں اس بات پر زور دیا جارہا ہے کہ ہندوستانی کلیسیائیں آپ اپنا انتظام کریں۔ ہم نہایت خوشی سے اسبات کی خبر دیتے ہیں کہ یہہ کام کلیسیاؤں کی طرف سے شروع ہو گیا ہے اور فی الحال یہہ تجویز قرار پائی ہے کہ اگر ہندوستانی کلیسیا بشارت اور پاسبانی کے کام کیلئے ایکروپیہ جمع کرے تو بورڈ آف فارن مشن تین روپیہ دیگی اور یہہ چار روپیہ پرسبٹیری کی مرضی سے بشارت اور پاسبانی کے کام میں خرچ کئے جاوینگے۔ پرسبٹیری کی طرف سے اسکے مالی رفنانشل انتظام کے لئے ایک مستقل کمیٹی پانچ صاحبوں کی مقرر کیگئی ہے جن میں سے دو ولایتی مشنری ہیں اور باقی تین ہندوستانی ہیں اور پریسیڈنٹ بھی ہندوستانی ہی ہے ۔

ہم ذیل میں اس ہوم مشن کے کام کی رپورٹ جو مئی ۱۸۹۵ء سے دسمبر ۱۸۹۵ء تک کیگئی ہے اپنے ناظرین کی آگاہی کیلئے درج کرتے ہیں۔ یقین ہے کہ ہمارے سبھی ناظرین اسکو پڑھکر بہت خوش ہونگے کہ خدا نے ہماری ہند کی کلیسیاؤں کو بھی اس لایق کیا کہ وہ اسکام کو شروع کریں ۔

## یہہ رپورٹ لودیانہ مشن کی سالانہ رپورٹ سے لی گئی ہے ۔

لودیانہ مشن برسوں سے ایسے مختلف طریقوں پر بحث کرتی رہی ہے کہ جس سے ہندوستان کی کلیسیا کو ہمت دلائی جائے کہ وہ اپنا انتظام اور بندوبست آپ کریں۔ نومبر ۱۸۹۳ء کے سالانہ جلسہ میں یہہ فیصلہ ہوا کہ گرانٹ ان ایڈ (یعنے امدادی) تجویز کو بھی آزما کر دیکھیں۔ اس تجویز کے مطابق اُن چندوں کا حساب رکھا جاتا ہے جو بشارت اور پاسبانی کے کام کے لئے دئے جاتے ہیں اور جو روپیہ اس طرح جمع ہوتا ہے بورڈ اُس سے سہ چند عطا کرتا ہے۔ پھر کل روپیہ پرسبٹیری کے اختیار میں دیا جاتا ہے تاکہ بشارت کے کام اور پاسبانوں کی بابت اخراجات کے رفع کرنے میں صرف کیا جاوے ۔

بموجب اس کے لودیانہ پرسبٹیری نے اُس کام کی نگرانی اور پرورش کا ذمہ جو کہ انبالہ کے جنوبی اضلاع کے ایک حصہ میں کیا جاتا ہے اپنے اوپر لے لیا ہے۔ اس خطہ کی حدود بندی صاف طور پر کی گئی ہے اور اُس میں علاوہ دیہاتی آبادی کے مفصلہ ذیل مقام شامل ہیں۔ روڑ۔ دا علا۔ لاڈوا کیسری تسیہاو۔ نخنانیسر۔ پیہووہ اور ستوخ ماجرا۔ ذیل کے لائسنسیٹ مشن نے پرسبٹیری کے حوالہ کر دئے ہیں۔ جان میتھیل علم المسیح اور جالسٹن اور سیدا سنگہ سکرپچر ریڈر۔ یہہ اشخاص معہ اور آدمیوں کے اسی چندہ مذکورہ بالا سے تنخواہیں پاتے ہیں۔ پانچ شرکا کی ایک پرمننٹ کمیٹی جس میں ہندوستانی نسبت ولایتیوں کے زیادہ ہیں پرسبٹیری کی طرف سے مقرر ہوئی ہے۔ تاکہ جو کارروائی اس کے متعلق کی جاوے۔ اس کا ملاحظہ کیا کرے۔ اس کمیٹی میں سے ایک ممبر پرسبٹیریل مشنری مقرر ہوا جو اپنے وقت کا اکثر حصہ اس کام کے ملاحظہ میں صرف کرتا ہے اب گو اسی تجویز پر صرف یکم مئی ۱۸۹۵ء سے عمل درآمد شروع ہوا ہے۔ تاہم پادری جے۔ ایم۔ مکوم صاحب جو کہ پرسبٹیریل مشنری قرار پائے ہیں اپنی کارگذاری کے پھلوں کی بڑی ہمت بخش رپورٹ دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کی رپورٹ سے ہم ذیل کی سطور اقتباس کرتے ہیں ۔

اب ہم اُن نتایج کا ذکر کرتے ہیں جو کہ اس تجویز کی طرف چھہ ماہ کی کارروائی سے برآمد ہوئے ہیں۔ ہم نے مذکورہ بالا مقامات میں سوائے روڑ اور کیسری کے یکم مئی سے کام شروع کیا۔ چونکہ یہہ خطہ ایسا ہے جس میں کام بالکل نیا نیا شروع ہوا تھا۔ لہذا لوگوں کو انجیلی بشارت کی طرف جلد ایسا متوجہ کرنا مشکل تھا جیسا کہ وہ اُن جگہوں میں ہوتے ہیں

جہاں کہ انجیل مدت سے وفاداری کے ساتھ سنائی جاتی ہے۔ اینوئل میٹنگ یعنے سالانہ جلسہ تک یہہ ہو وہ ہے جہاں فلپ سموئیل اور ٹھاکر داس کام کرتے ہیں کوئی بپتسمہ نہ ہوا تھا جس کی اطلاع ہم دیتے لیکن اُس وقت سے اب تک ایک بپتسمہ ہو چکا ہے اور بہت متلاشی موجود ہیں اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ جلد مسیح کا اقرار کریں گے +

قریباً ۵ گانوں اس قصبہ کے آس پاس واقعہ ہیں اور ہماری اُمید یہہ ہے کہ یہہ قصبہ بہت جلد ہمارے مشن سینٹروں میں مشن کا گنداری کی طرح جگہوں میں سے ایک ہجاویگا +

اب ہم رُوڑکی طرف متوجہہ ہوں گے۔ یہہ ایک بڑا بھاری گانوں ہے جہاں لاڈوا سے مناد جاتے ہیں یہاں بہت سے متلاشی پائے جاتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ یہاں ایک اچھا آدمی رکھا جاوے جو داملایں بھی کام کرے +

داملایں کام تو اب بھی کیا جاتا ہے اور ہمکو خبر ملی ہے کہ یہاں کئی شخص اب موجود ہیں جو بپتسمہ پانا چاہتے ہیں۔ لاڈوا میں جہاں ای جانسٹن صاحب کام کرتے ہیں ایک بپتسمہ ہو چکا ہے اور ہمکو اطلاع دی گئی ہے کہ ایک اور ہونے کو تیار ہے +

ایک اعلیٰ ذات کا آدمی جو کہ اس قصبے کے قریب جوار میں رہتا ہے اس بات کا منتظر ہے کہ کسی خادم الدین کے آنے پر اپنے ایمان کا اقرار کرے +

جس لڑکے کو ہم نے بپتسمہ دیا تھا اُس کا قصہ قابل شنید ہے وہ لاڈوا مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر کا بیٹا ہے اور اُس کی عمر قریباً ۱۵ سال کی ہوگی بہت مہینے گذرے کہ اُس نے ہم سے بپتسمہ پانے کی درخواست کی مگر بسبب اُس کی کم عمری اور اُن تکالیف کے جو بپتسمہ پاکر اُس پر آتیں ہم نے کچھ عرصہ تک تاخیر کی لیکن آخرکار جب دیکھا کہ وہ بپتسمہ پانے کے لئے بہت اصرار کرتا ہے تو ہم نے دیر کرنا مناسب نہ جانا چنانچہ ساری مشکلات اور تکلیفوں کو اُس پر واضح کر کے اُسے بپتسمہ دیا اور پھر اُسے اُس کے گھر واپس بھیجدیا اُس کا باپ ایک بڑا پکا محمدی ہے جو بجائے اس بات کے سننے کے کہ میرے بیٹے نے اسلام چھوڑ دیا یہہ زیادہ پسند کرتا ہے کہ وہ زندہ درگور کیا جائے ازروئے قانون ہمکو یہہ مجاز نہ تھا کہ ہم اُسے اپنے پاس حفاظت سے رکھیں کیونکہ قانوناً یہہ حق والدین کا ہے کہ بچے سن بلوغت کو پہنچنے تک اُن کے اختیار میں رہیں مشنریوں کو قانون کا پابند ہونا چاہئے اور اگرچہ ایسے واقعات آدمی کو پس و پیش میں ڈالدیتے ہیں اور قانون کی متابعت مشکل نظر آتی ہے۔ تاہم ہماری دانست میں قانون کی پابندی لازم ہے اور ہمیں کرنی چاہئے۔ بدیں نظر ہم نے اس لڑکے کو یہہ صلاح دی کہ تم اپنے باپ کے پاس رہو اور ساری باتوں میں جو تمہارے ایمان کے مخالف نہیں اُس کی فرمانبرداری کرو مگر اس کے ساتھ ہی ہم نے اُس کو یہہ بھی کہدیا کہ اگر تم پر کسی طرح کا ظلم ہو تو ہمارے پاس چلے آؤ ہم حتی الوسع تمہاری محافظت کریں گے ہم نے سنا ہے کہ جب سے وہ اپنے گھر واپس گیا ہے اُس پر بہت سختی کی جاتی ہے تاہم کوئی ایسی پکی خبر ہمکو اُس کے حق میں نہیں ملی جس کو ہم معتبر سمجھیں گمان غالب ہے کہ اُس کے باپ کا گھر اُس کے لئے قیدخانہ بنا ہوا ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنی آزمائشوں میں اپنے اقرار میں ثابت قدم رہے +

قصبہ تھانیسر جیسا کہ ہم پہلے ہی خیال کرتے تھے انجیل کے قبول کرنے میں بہت سُست رہا ہے اور اب بھی اُسے سُست ہی کہنا چاہئے تاہم یہہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ گو خشکل سے چھ مہینے سے اس شہر میں کام جاری ہوا ہے تو بھی اس عرصے میں برکت کے آثار نظر آنے لگے ہیں ایک برہمن کو بپتسمہ دیا گیا جس نے بہت عمدہ امتحان دیا مگر اُس کی نسبت ہمیں یہہ ڈر ہے کہ اُس نے ابھی دل کی تبدیلی کا تجربہ نہیں کیا اور بے شک اس امر میں ہم بہت پختگی کے ساتھ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے کہ آخر تک غالب آنے کی اُمید بہت کم ہے +

نہیں سکھوں سے بھی بپتسمہ کی درخواستیں آنے لگی ہیں۔ اُن کی سچائی کی نسبت ہم کچھ رائے نہیں دے سکتے مگر اُمید کرتے ہیں کہ کھوٹوں میں بہت کھرے بھی پاویں گے

لاسٹینٹ جان ہینوئل چونکہ تھانیسر میں اکثر بیمار رہتے تھے اس لئے ہم نے انہیں سنتوکھ ماجرے تبدیل کر دیا ہے اور ہمیں اُمید ہے کہ اس جگہہ وہ تندرست رہیں گے اور اُس کام کو جسے وہ پیار کرتے ہیں اچھی طرح سے انجام دیں گے +

سنتوکھ ماجرے میں مسیحیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت پائی جاتی ہے۔ اس جگہہ سے کوئی تیس ہزار لوگوں میں بشارت کا کام ہو سکتا ہے لہذا ہمکو کامل اُمید ہے کہ اس عمدہ آب و ہوا اور اچھے کھیت میں رہکر جان ہینوئل صاحب ضرور کامیاب ہوں گے۔ تلسی رام صاحب جو ایک سرگرم مناد ہیں تھانیسر میں مقیم کئے گئے ہیں اور اُن کی بیوی صاحبہ کی نسبت بھی پختہ خبر ملی ہے کہ وہ بھی اچھی طرح سے کام کرنے والی ہیں پس ان مدد کرنے والوں کی موجودگی میں ہم تھانیسر سے بہت سی اُمیدیں رکھتے ہیں +

قریباً پچیس گانوں اس قصبے کے نواح میں واقع ہیں اور اُن میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو چار میل سے زیادہ فاصلہ پر ہو جب ہم اس فیلڈ یعنے کھیت کے عمدہ موقعوں کو دیکھتے اور اُس تھوڑے سے سرمایہ کے ساتھ مقابلہ کرتے جس کے وسیلے سے ہم اس کام کو ترقی دینا چاہتے ہیں تو ہم نہایت حیران ہو جاتے ہیں لیکن خداوند ہمکو ہماری حالت اور تیاری کے مطابق فضل اور طاقت عطا فرماتا ہے۔

اب ہم شہباد کی طرف آتے ہیں۔ اور مقاموں کی نسبت یہاں ہمارا کام بہت اچھی طرح سے ہوا ہے۔ غلام مسیح صاحب سرگرمی کے ساتھ یہاں کے لوگوں کے درمیان کام کرتے رہے ہیں اور نتیجہ یہہ ہوا کہ بارہ اشخاص مسیح کے قدموں میں لائے گئے ہیں ان میں سے ایک محمدی لڑکا واپس چلا گیا ہے پر اگر زندگی کا بیج اُس میں موجود ہے تو وہ کبھی نہ کبھی پھر پکا مسیحی نکلے گا +

ایک اور شخص ہے جو کہ اچھے محمدی خاندان کا ہے اور جو ... سے روشنی کا جویاں تھا وہ کسی زمانے میں مدرسہ اسلامیہ واقعہ سہارنپور میں تعلیم پاتا تھا اور وہاں مدرسہ علم الہی کے طلبا کی منادی نے اُس کے دل پر ایسا اثر پیدا کیا جو کبھی اُس کے دل سے نہ مٹا حتیٰ کہ اُس نے غلام مسیح صاحب سے ملکر اُن کے وسیلے مسیح کو قبول کیا۔

ان میں سے دس بہتروں سے عیسائی ہوئے ہیں اور وہ اپنے لوگوں میں درجۂ اوسط کے مسیحی ہیں تاہم اُن کا علم اور معلومات ابھی بہت ہی کم ہیں لہٰذا ابھی اس بات کی بہت ضرورت ہے کہ بیشتر اس کے کہ وہ اپنی (سیلف سپورٹ) یعنے پرورش اور (سیلف کنٹرول) یعنے اپنے انتظام کے لئے تیار ہوں اُن پر بہت سی توجہ صرف ہو اور اُن کی تربیت اور تادیب میں بہت کوشش کیجاوے۔ اگر خداوند نے اپنی روح اُن میں ڈالی ہے تو یہہ پھل بھی اپنے وقت پر ظاہر ہوں گے۔

مذکورہ بالا عیسائی چھ مہینے سے بھی کم عرصہ کے کام کے نتایج ہیں اُن باتوں کو جو سدراہ ہیں زیر نظر رکھکر اور نیز خود اس فیلڈ یعنے خطہ کی حالت پر غور کرکے ہم تہِ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہم ایسی رپورٹ دینے کے قابل ہیں۔ بے شک یہہ ایک جلالی کام ہے اور حالات کا کھیت اس سے بڑھکر اور کیا چاہیے!

ہم نے دیکھا ہے کہ اب تک ہندوستانی کلیسیا نے اس تجویز کی پابندی میں بہت عمدہ کامیابی دکھلائی ہے اور اپنے چندوں میں بہت اضافہ کر دیا ہے اس تجویز کے مطابق مشن کو فائدہ پہنچا ہے کیونکہ اُس کام کا جو مشن کے ماتحت ہوتا تھا بہت سا حصہ پرسبیٹری کے متعلق ہو گیا ہے یعنے اس سے اُن کلیساؤں کی تنخواہوں کی کمیاں پوری ہوتی ہیں جنکو مدد ملتی رہی ہے اور نیز اس سے پرسبیٹری نے ڈسٹرکٹ میں بشارت کے کام کرنے کا ذمہ بھی اپنے اوپر لیا ہے یہہ فیلڈ یعنے خطہ جو لیا گیا ہے چونکہ مشن کے متعلق تھا اس لئے بشارت کے کام کی مشن سے اُمید رکھتا تھا اور اس کام کی ذمہ واری کو مشن نے سنتوکھ ماجرے اور شہباد میں کام جاری کرکے اپنے اوپر لیا تھا مگر اب یہہ مقام پرسبیٹری کے حوالہ کئے گئے ہیں اور ۳۹۲۴ روپیے آنہ میں سے جو ۲۷-۱۹۲۶ سال کے لئے اُس امداد کا تخمینہ ہے جس کے لئے بورڈ سے درخواست کی گئی ہے ۲۷۶۰ روپیہ مختلف کلیساؤں کو دئے جاویں گے باقی ماندہ ۱۱۵۶ روپیہ، رخاص بشارت کے کام میں صرف کئے جاوینگے ہماری چار کلیساؤں میں سے دو تو سیلف سپورٹنگ ہیں اور باقی دو میں سے ایک جتنا دیتی ہے اُس سے ۲۴ روپیہ زیادہ لے گی اور چوتھی ۴۰ روپیہ لے گی۔ مگر یہہ امر مستثنیٰ ہے یعنے انبالہ شہر کی کلیسیا میں ایک بڑی تنخواہ کے آدمی کو جگہ دی ہے بدیں نظر کہ وہ ڈسٹرکٹ میں بھی کام کرے۔ ہماری دانست میں یہہ شخص بڑا لائق اور قدر کے لائق ہے اور اُس کی خدمات بورڈ کے لئے مفید ہونگی۔

ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ کلیسیا کو یہہ اشتعال دیں کہ وہ اپنی آزاد ہونے کی کوشش کرنے کی ابتدا ہی سے بشارت کے کام کو بھی کرتی جائے لہٰذا ہم نے اس بات کو بھی ایسا ہی ضروری سمجھا ہے جیسا کہ پاسٹر کے کام کو۔ ہندوستان کی پرسبیٹرین کلیسیا مشنری کلیسیا ہوگی اور اس لئے ہماری تمام کوششیں جو کہ اُس کی تعلیم میں کی جائینگی اس مقصد کی انجام دہی کے لئے ہونگی ہم یہہ اُمید کرتے ہیں کہ جو کوشش اب شروع ہوئی ہے وہ بڑھتی جائے حتیٰ کہ یہہ کام بالکل سیلف سپورٹنگ ہو جائے

## وزٹنگ کمیٹی کی رپورٹ

وہ کمیٹی جو لودیانہ پرسبیٹری کی کلیساؤں میں سیلف سپورٹ پر وعظ کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی اپنی رپورٹ بادب پیش کرتی ہے اور وہ مفصلہ ذیل ہے۔ کمیٹی نے اپنا کام ۱۹ فروری ۱۹۲۷ء کو شروع کیا۔ اور پہلے پہل سپاٹو کی کلیسیا میں اس بھاری مضمون پر تقریر کی۔ خاتمہ پر ممبروں کی طرف سے معلوم ہوا کہ وہ اِس کام کی انجام دہی میں کوشش کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ اُس کلیسیا کے شرکاء نے اپنی آمدنی کا سولہواں حصہ دینے کا مصمم ارادہ کیا ہے تاکہ پاسبانی اور بشارت کے کام کو انجام دیں۔ اور کمیٹی کی تقریر کے سننے کے بعد اُنہوں نے یہہ بھی ظاہر کیا کہ ہم بہ نسبت پہلے کے اور بھی زیادہ اِس بات کی طرف توجہ کرینگے اور بہت جلد اِس امر کو پورا کریں گے۔ سپاٹو کی کلیسیا نے کمیٹی کو بڑے تپاک اور محبت سے قبول کیا اور مسیحی مہمان نوازی کے تمام حقوق ادا کئے۔ کمیٹی شکر گذاری کے ساتھ یہہ بات پیش کرتی ہے کہ ہر جگہ بھائیوں نے اسی طرح کا نیک سلوک کیا۔ چند وجوہات سے مجبور ہو کر کمیٹی نے مناسب جانا کہ سپاٹو کے بعد فوراً ڈیرہ دون جانا چاہئے۔ وہاں بھی لوگوں کو اس گہرے مضمون کی طرف متوجہ پایا۔ اور کمیٹی اس اُمید کے ساتھ واپس آئی کہ اِس کام کی ترقی میں اور بھی زیادہ سرگرمی دکھائی جائیگی۔ پھر سہارنپور کی کلیسیا میں بھی اسی طرح کے ہمت بڑھانے والے آثار نظر آئے۔ وہاں کی کلیسیا نے کمیٹی کے جانے سے بیشتر ہی اپنے پاسبانی چندہ کو زیادہ کر دیا تھا اور اُمید واثق ہے کہ چند عرصے کے بعد کلیسیا ترقی کا قدم اور آگے رکھیگی۔ پھر کمیٹی انبالہ چھاؤنی میں آئی اور وہاں اپنا کام کیا۔ یہاں کے مشنری ڈاکٹر تھیکول صاحب نے یہہ نیک صلاح دی کہ اس امر کے متعلق ابھی جبکہ اثر تازہ ہے کچھ کرنا چاہئے۔ چنانچہ اُنکی رائے کے مطابق دوسری صبح ایک کانگریگیشنل میٹنگ فراہم ہوئی اور بھائیوں نے مقدور کے مطابق خوشی سے چندہ دینے کا وعدہ کیا۔ جو ہندوستانی بھائی انبالہ چھاؤنی کے متعلق ڈسٹرکٹ میں کام کرتے ہیں اُن کا چندہ اور نیز وہاں کے ولایتی صاحبوں کی مدد کو شامل کرکے یہہ اُمید کی جاتی ہے کہ وہ کلیسیا بھی مانند اور کلیساؤں کے بہت جلد سیلف سپورٹنگ ہو جائیگی یہاں کے سب بھائیوں کی



توجہ اسی بات کی انجام دہی پر کثرت سے مبذول ہو رہی ہے انبالہ شہر میں بھی اسی قسم کی محبت اور توجہ ظاہر ہوئی اور بھائیوں کی گفتگو سے معلوم ہوا کہ جو کچھ اب اس کار خیر میں دیا جاتا ہے اُس میں بہت جلد کچھ اضافہ کیا جائیگا - بعد ازاں کمیٹی لودیانہ میں آئی اور لودیانہ میں بھی یہی معلوم ہوا کہ ہندستانی بھائی اسی خصوص میں آگے قدم مارنے کو تیار ہیں +

کمیٹی کو یہی بات مدنظر رہی کہ ہندوستانی بھائیوں کو پرسبٹیریل ہوم مشن کے مقاصد سے آگاہ کر کے اُن کو اشتعال دے اور اُن پر ظاہر کرے کہ سیلف سپورٹ کے کام کو پورا کرنے میں کوشش کرنا اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا اُن کا مقدم فرض ہے - اور کمیٹی بڑی شکرگذاری کے ساتھ یہہ رپورٹ دیتی ہے کہ ہندوستانی مسیحیوں میں اس بات کی بہت تحریک ہو رہی ہے اور کہ وہ اِسے اپنا خاص فرض پہچانتے اور پہچانتے جاتے ہیں - خداوند سے دعا ہے اور کامل اُمید ہے کہ وہ اپنے جلال کے لئے اِس کارگذاری کے پھل بہت جلد دکھائے گا +

پادری - پی سی - اوپل
پادری طالب الدین
وزیٹنگ کمیٹی
تاریخ ۴ مارچ ۱۸۹۶ء

# واقعات اور رائیں

## الہ آباد کا قانونی معیار

الہ آباد یونیورسٹی کے جلسہ کانوکیشن منعقدہ ۳ مارچ میں صاحب وائس چانسلر بہادر نے وہاں کی قانونی ڈگریوں کا معیار ایف اے سے بڑھا کر بی اے تک قرار دیا ہے - اور یہہ اصلاح جیسی زبردست اور موثر ہے ایسی ہی ناگہانی طور پر شایع کی گئی ہے - اب تک قانونی تعلیم کے لئے ممالک شمال مغرب میں امتحان انٹرمیڈیٹ کی قید کافی سمجھی جاتی تھی اور تمام ہندوستان میں یہی یہہ ادنیٰ معیار مروج تھا لیکن اب الہ آباد یونیورسٹی کی یہہ خصوصیت رفع کر دی گئی اور قانونی ڈگری کا دروازہ مثل دیگر صوبجات کے یہاں بھی بلند کر دیا گیا ہے +

## مصری سوال کی کشادگی

۳ مارچ کو لنڈن سے خبر آئی کہ اخبار ٹائمز کا قاہرہ کا نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ یہاں برٹش کے مصر خالی کرنے کی بابت کھلم کھلا بحث ہو رہی ہے اور اُس کی وجہہ سے تجارت کی ترقی میں فرق آنے لگا ہے - تمام سر برآوردہ مصریوں کی رائے متفق ہے کہ کوئی تبدیلی نہیں ہونی چاہئے - انتظام بہت اچھا چل رہا ہے اور تبدیلی سے تمام صورت اطمینان برہم ہو جاویگی - یہہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ خدیو صاحب برٹش کے ساتھ نہایت دوستانہ ہیں جس کے معنے یہہ ہیں کہ وہ بھی نہیں چاہتے کہ مصر کو انگریز خالی کریں - ۴ مارچ کو لنڈن سے خبر آئی کہ روٹر کا قسطنطنیہ کا نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ وہاں یہہ یقین کیا جاتا ہے کہ مصر کے سوال کی نسبت بالفعل کوئی مباحثہ شروع نہیں کیا جاوے گا +

## بنارس میں اذیت پولیس کا مقدمہ

۲ مارچ کو اُس مقدمہ کی نسبت صاحب سشن جج بہادر نے آخر کار اپنا فیصلہ دیدیا - اس مقدمہ نے عظیم مقامی دلچسپی پیدا کی تھی - چند پولس مینوں پر یہہ جرم لگایا گیا تھا کہ مال مسروقہ کے حاصل کرنے کے لئے اُنہوں نے ایک برہمن کو حبس بیجا میں رکھکر بہت اذیت پہنچائی سشن جج صاحب نے واقعات کو صحیح پایا - لطیف الزمان سب انسپکٹر کو ۱۸ ماہ قید کی سزا دی - سمیع الحسین اور محمد خان ہڈ کنسٹبلان کو ایک ایک سال قید - اور اُودت سنگھ اور سیف علی کنسٹبلان کو ۶-۶ ماہ قید کی سزا دی - اور یہہ سب چوکی دساسومیدھ کی پولیس سے متعلق تھے +

## مدراس میں ریلوے کی ترقی

جنوبی ہند میں انتظام ریلوے کی توسیع و ترقی کی نسبت خاص کوشش ظاہر کی گئی ہے - یہہ لکھ چکے ہیں کہ عام رفتار بجائے ۲۵ کے ۳۵ میل فی گھنٹہ کی گئی اس سے زیادہ یہہ چاہتے ہیں کہ مدراس اور بمبئی کے درمیان ایک بالکل خاص ٹرین چلائی جاوے جو اس عظیم فاصلہ کو صرف ۲۴ گھنٹہ میں طے کریگی - اس میں صرف ڈاک ہوگی اور اول دوم درجہ کے مسافر ہی سوار ہوا کرینگے اس سے اُمید کی جاتی ہے کہ بریا کا سلسلہ ڈاک براہ مدراس جاری رہیگا - ایک خبر اور ہے کہ مدراس گورنمنٹ نے یہہ سفارش منظور کی ہے کہ مدورہ سے پام بن تک ایک شاخ ریلوے جاری کیجاوے اور ایک شاخ ساوتھ انڈین ریلوے کی تناول سے کویلون تک توسیع کی جاویگی - اُمید ہے کہ صاحب وزیر ہند بھی منظوری دیں گے اور یہہ شاخیں بھی ہندی روپیہ سے تیار کی جاوینگی +

## کلکتہ یونیورسٹی اور رجسٹرار کا جھگڑا

اس جھگڑہ کی نسبت تازہ خبر اخبار انگلش مین نے سنائی جس میں یہہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ یہہ معاملہ آخر کار انجام بخیر ہوا ہے - اخبار مذکور لکھتا ہے کہ شکر ہے کہ کلکتہ یونیورسٹی نے عین آخر وقت میں ہوش سنبھالا اور رجسٹرار کے خلاف میں جو ریزولیوشن پاس کیا تھا اس کو بلا تکلف کے منسوخ کر دیا اور رجسٹرار صاحب کی نیت کی نسبت اعتراف کیا کہ بالکل نیک اور انضباط و نظام کی مضبوطی کے حق میں تھی مجلس سنڈیکیٹ نے اس بارہ میں تازہ ریزولیوشن پاس

کرکے اس میں ظاہر کیا ہے کہ ہماری غرض جسٹس ... صاحب کو ملامت کرنا نہیں تھی اور یہہ کہ ہم کو اچھی طرح معلوم ہوا ہے کہ اُنہوں نے جو کچھ کیا یونیورسٹی کے ڈسپلن کو مدنظر رکھکر تھا اور سب ساعت مجلس سنڈیکیٹ نہایت خوشی سے ۸ فروری کے ریزولیوشن کو کینسل کرتی ہے - یہہ تلافی ہر طرح مکمل ہے اور یہہ مجلس سنڈیکیٹ کے لئے موجب فخر ہے خصوصاً اس لئے کہ اس کا کرنا بہت ہی ناگوار معلوم ہوتا تھا +

## ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

**جنگی** افسران جو ممبر پارلیمنٹ منتخب ہو گئے انکو اس عرصہ میں نصف تنخواہ ملا کریگی +

**ابی سینیا** میں اٹلی کی سخت شکست کیوجہ سے یورپین اتحاد ثلاثہ ضعیف ہو جاویگا +

**کہتے** ہیں اُس کا اثر یہہ ہوگا کہ اتحاد کی نسبت از سرنو گروہ بندی کی جاویگی +

**۵ مارچ** کو پارلیمنٹ اٹلی کے افتتاح پر نہایت پرشور نظارہ دکھائی دیا +

**مجلس** وزارت کی کارروائی کی سخت مخالفت کی گئی کہ اسی کی نالایقی سے ہوا +

**روسی** گورنمنٹ نہر سویز کے حصے خفیہ طور پر خرید رہی ہے ۳ کروڑ کے لے چکی ہے +

**فرنچ** گورنمنٹ نے ۵ لاکھ روپیہ اپنے ایجنٹ کے لئے منظور کیا جو جلسہ مسند نشینی زار میں شریک ہوگا +

**اخبار** گلاسگو ہیرالڈ کا لنڈنی نامہ نگار لکھتا ہے کہ مسٹر گلیڈسٹون پھر داخل پارلیمنٹ ہونا چاہتے ہیں +

**ان** کا ارادہ ہے پارلیمنٹ میں داخل ہوکر مظلوم آرمینیوں کی حمایت کریں - واللہ اعلم +

**بقول** ڈاک ولایت اہل مصر نہیں چاہتے کہ انگلستان اس ملک کو خالی کرے +

**شاہ** فرڈی نینڈ کے ولیعہد کے تبدیل مذہب کی رسم کے لئے خزانہ بلگیریا نے ۴½ لاکھ فرانک منظور کیا +

**حضور** ملکہ معظمہ نے پرنس ہنری آف بیٹنبرگ کو کے سی بی کے طبقہ کا اعزاز بخشا ہے +

**حضور** ممدوحہ نے بوجہہ وفات داماد عزیز کے شفیلڈ کا جانا سال آیندہ تک ملتوی فرمایا +

**امریکن** مجلس قائمقامان نے بھی بغاوت کیوبا کی نسبت سپین کے خلاف ووٹ پاس کیا +

**امریکن** مجلس سینٹ نے حکم دیا کہ فوج بحری میں ایک ہزار سپاہی بڑہائے جائیں +

**مارشس** و لینسٹون میں برٹش جنگی حفاظت کے لئے حکم ہوا کہ پیمایش کی جاوے +

**گورنمنٹ** امریکا نے سرکاری مدارس کے نصاب تعلیم میں پرہیزگاری کا مضمون بھی داخل کیا +

**مراد** یہہ ہے کہ شراب سے پرہیز کیجاوے اور فرانس میں بھی اس کی تقلید کریں گے +

**اٹلی** فوج کے ۱۵ بٹالین معروف کارزار تھے اور جنرل باراٹیری کمان پر تھے +

**ایک** سالم فوج براگیڈ کا پتہ ہی نہیں کیا ہوئی یہہ جنرل ڈابورمیڈا کے ماتحت تھی +

**اس سخت** شکست کے باعث تمام اٹلی میں گورنمنٹ کے خلاف جوش ظاہر ہو رہا ہے +

**سائنر** کرسپی صاحب مع مجلس وزارت کے اسی شکست کے مارے مستعفی ہو گئے ہیں +

**اٹلی** کی فوج بارکوں میں بند ہے - تمام اٹلی میں سخت جوش و تشویش چھائی ہے +

**فوج** ذخیرہ طلب کی گئی ہے اور بارہ ہزار سپاہی بطور کمک کے روانہ ہوں گے +

**یہہ** افواہ غلط نکلی کہ اہل کسلہ کو دیگر زیلہ کو لینا چاہتے ہیں +

**چینی** گورنمنٹ نے دریائے مغرب کو تجارت کے لئے کشادہ کردیا ہے +

**مہارانا** جھالاوار بقیہ ایام زندگی کے بنارس میں کاٹیں گے +

**نیپال** و تبت کے درمیان مخالفت ترقی پر ہے اسی باعث مہاراجہ نیپال ولایت نہ جاسکے +

**سکم** تبت کی حد بندی کے لئے امسال کوئی کمیشن روانہ نہوگی - اس کی افواہ غلط ہے +

**رائے** دیگئی دیسی ریاستوں کو برٹش قلمرو میں بلا منظوری گورنمنٹ خریداراضی کی اجازت نچاہیے +

**کہتے** ہیں نواب لاٹ صاحب بریلی سے رامپور میں آکر نواب صاحب کو پورے اختیارات عطا کریں گے +

**آگرہ** ایک ۸ سالہ بچہ صرف ۳ کے نقرئی چھلے کے لالچ سے قتل کیا گیا ہے +

**مدراس** میں لارڈ ونلاک صاحب کی پنجسالہ حکومت پر ایک آخری یادداشت مرتب کی گئی +

**ٹانڈہ** - (ہوشیارپور) میں بورڈ آنریری مجسٹریٹان موقوف کردیا گیا ہے +

**امرتسر** ایک شخص بنام جہانگیر باجہ والا دفعتاً اندھا ہو گیا +

**اُس** نے حال ہی میں ایک بلی کو پکڑکر جو اُس کے کبوتروں کو کھایا کرتی تھی کمال بیرحمی سے اُس کی آنکھیں نکال ڈالی تھیں + کہتے ہیں اس کا انصاف قدرت نے کیا +

یوں عرض کرتا ہے "میری روح خشک زمین کی مانند تیری پیاسی ہے ۔ ... اے خداوند مجھ سے منہ نہ موڑ نہیں تو میں اُن کی مانند ہو جاؤنگا جو گڑھے میں گرتے ہیں" (۱۴۳ زبور ۶ و ۷ آیت) ابراہام ڈرتا تھا کہ کہیں خدا کا یہہ فرمان اُس کے برخلاف نہ نکلے "جو کوئی باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ چاہتا ہے میرے لائق نہیں ہے اور جو کوئی بیٹا یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ پیار کرتا میرے لائق نہیں ہے اور جو کوئی اپنی صلیب اُٹھا کے میرے پیچھے نہیں آتا میرے لائق نہیں ہے ۔ جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے اُسے کھوئے گا" (متی ۱۰ باب ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ آیت) +

پس ابراہام و اضحاق نے شیطان کو صرف ایک ہی جواب کے ساتھ رخصت کیا "اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو کیونکہ تو خدا کی چیزوں کی نہیں بلکہ انسان کی چیزوں کی فکر کرتا ہے" (مرقس ۸ باب ۳۳ آیت)

اے اضحاق اور یوسف اور موسیٰ اور جدعون - دانیال اور سدرک اور میسک اور عبید نجو وغیرہ خدا کے مقدس لوگو آپنے خدا کو پیار کرنے کی تعلیم یورپ کی کس یونیورسٹی (مدرسۃ العلوم) میں پائی تھی ؟ جواب - یورپ کی کسی یونیورسٹی میں نہیں بلکہ خدا کی یونیورسٹی میں جو ہمارے محبت بھرے ماں باپ کا گھر ہے +

اے ابراہام تو نے اپنے گھر کے لوگوں کے سامنے اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنے سارے زور اور اپنی ساری سمجھ سے ایسا کیا پیار کیا تھا اور کیسی پُر تاثیر کلام کے ساتھ اُن کو حکم دیا تھا کہ خداوند کی راہ بچا کر اس کے عدل اور انصاف کریں کہ اضحاق اب ذبح ہونے کے وقت خوش ہو کر یہہ گا رہا ہے - شعر گر تا رقیم یار گرامی کنم چہ غم جان بچہ کار دگر ہم بکار او

اے یعقوب تو نے یوسف کے دل میں خدا کا خوف اور اُس کی محبت اور عزت کتنی بہت کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی کہ وہ اپنے آقا فوطیفار کی جورو کو جس نے اُس سے بدکاری کی درخواست کی تھی کہتا ہے "میں ایسی بڑی بدذاتی کیوں کروں اور خدا کا گنہگار ہو وؤں" (پیدایش ۳۹ باب ۹ آیت) وہ اپنے تئیں ہیچ جان کر فرعون کے سامنے خدا کو جلال دے رہا ہے "فرعون نے یوسف کو کہا میں نے خواب دیکھا جس کی تعبیر کوئی نہیں کر سکتا اور میں نے سنا ہے کہ تو خواب کو سمجھ کے اُس کی تعبیر کرتا ہے - یوسف نے جواب میں فرعون سے کہا کہ میری کیا طاقت ہے - خدا فرعون کی سلامتی کا جواب اُسے دیویگا (پیدایش ۴۱ باب ۱۵ و ۱۶ آیت) —

خدا کی بات کو جو خواب میں یوسف کو بتائی گئی تھی اور جس کی تعبیر اُس کے باپ نے کی تھی یوسف ایسی سچی جانتا ہے کہ وہ ملک مصر میں جا کر ۲۲ برس تک اپنے باپ کی طرف ایک خط یا پیغام تک نہیں بھیجتا - اُس کو یقین





کو روٹی دیکر واپس نہیں بھیجتے - ابراہام کا خدا کیسا ہے کہ پہلے اسمٰعیل اور اُس کی والدہ کو گھر سے نکلوا دیا - پھر اضحاق کو سوختنی قربانی کر ڈالا - اے ابراہام اگر تو اپنی کچھ پرواہ نہیں کرتا تو اپنے خدا کی بدنامی کے روکنے کے واسطے تو عقل کو کچھ کام میں لا +

اے ابراہام نوکروں کو ساتھ مت لیجا - واپسی کے وقت تجھے اپنے اتنے بچاؤ کی بات کہنے کی گنجایش ہوگی - کہ اضحاق کو کوئی شیر یا بھیڑیا کھا گیا - اور اگر تو نوکروں کو ساتھ لے ہی جاتا ہے تو اپنا چہرہ اُداس بنا لے اور کبھی کبھی لمبی سرد سانس بھی بھرتا جا تاکہ واپس آکر یہہ نوکر تجھ پر گواہی دیں کہ تو نے اضحاق کو دل کی خوشی سے نہیں بلکہ خدا کے حکم سے مجبور ہو کر قربانی گذرانا ہے +

ہے ہے ابراہام خون کرنے میں تیرے قدم کیا ہی تیز چلتے ہیں - تیرا دل ذرا نہیں دھڑکتا اور نہ تیری ٹانگیں کانپتی ہیں - کیا تجھے یاد نہیں جو خدا نے قاین کو کہا تھا "تیرے بھائی کا خون زمین سے مجھکو پکارتا ہے - اور اب تو زمین سے لعنتی ہوا"

اے ابراہام اب تو قربانی کی جگہہ قریب آگئی ہے کچھ تو پدرانہ محبت کو بھی کام میں لا - ذرا آہستہ آہستہ چل - بار بار اپنے پیارے بیٹے کی صورت پر نظر ڈالتا جا - پھر یہہ خوبصورت چہرہ کب تجھے دکھائی دیگا - ایک منٹ کے واسطے کہیں بیٹھ کر بیٹے کو چھاتی سے لگا کر پیار کر لے اور ایسے زور سے ایک آہ مار کہ تیرے رونے کی آواز نوکروں کے کانوں تک جا پہنچے +

اے ابراہام تو کسی چھوٹے بڑے - اپنے بیگانے کی بھی سُنتا ہے یا اپنے ہی تئیں عقل میں سب سے اعلیٰ سمجھتا ہے - اپنی عقل پر مغرور ہونا شیطان کا کام ہے - ذرا میری طرف کان لگا - تو کس اُمید پر اضحاق کو قربانی کرنے لگا ہے - کیا تجھے اُمید ہے کہ خدا اضحاق کو پھر زندہ کر دے گا - تو نے اپنی عمر میں کتنی بھیڑیں سوختنی قربانی کیں پر کیا اُن میں سے ایک بھی پھر زندہ ہو کر کبھی تیرے گلے میں آشامل ہوئی +

اے ابراہام دنیا کے لوگوں کی طرف دیکھ جب وے بتوں کے آگے اپنے بچوں کو سوختنی قربانی گذرانتے ہیں تو اُن کا مطلب ہوتا ہے یا کسی لعنت کو دور کرنا یا کسی برکت کو حاصل کرنا - تو بھی اضحاق کو قربانی گذراننے سے پہلے اپنے خدا کے ساتھ کچھ شرطیں کر لے - کہ وہ تیری اولاد کو مصر کے ملک میں غلامی میں نہ لے جائے گا -

۱۱

مطبوعہ ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء



اور کہ وہ تجھکو بڑی عمر۔ پوری تندرستی۔ خوبصورت بیویاں اور بکثرت اولاد اور سب طرح کی برکتیں بخشیگا۔ اور تیرے دشمنوں کو نابود کرے گا۔ اور جب تک تو اپنی اولاد کو کنعان میں بادشاہی کرتے نہ دیکھ لے نہ مرے گا۔ بغیر کسی مطلب براری کے صرف خدا کی فرمانبرداری ہی میں اپنا پیارا اکلوتا بیٹا قربان کر دینا پاگل پن ہے*

اے ابراہام جب تو اضحاق کو ذبح کرنے لگے گا تو تیری اور اُس کی آنکھیں مقابل ہونگی ایسا نہ ہو کہ اُس وقت انسانی محبت جوش مارے اور تیرا ہاتھ کانپ جاوے بہتر ہے کہ اضحاق کی اور اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لے*

اے ابراہام کیا تو اضحاق کے کپڑوں اور زیور کو بھی اُس کے ساتھ ہی جلا دیگا؟

اگرچہ بائبل میں ہمکو صاف نہیں بتایا گیا کہ قربانی کے واسطے طلب کئے جانے کے وقت اضحاق کی کیا عمر تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُس وقت چھوٹا بچہ نہیں تھا۔ اُس میں اتنی طاقت تھی کہ جس منزل کو ابراہام دن بھر میں پیدل طے نہیں کر سکتا تھا بلکہ گدھے پر سوار ہو کر گیا اُس کو اضحاق نے جوان نوکروں کے ساتھ پیدل طے کیا۔ اتنی بہت لکڑیاں جو سوختنی قربانی کے لئے کافی ہوں۔ اکیلا اٹھا کر اپنے باپ کے ساتھ پہاڑ کی بلندی پر چڑھ گیا*

شیطان جسنے ابراہام پر اتنے بہت حملے کئے اضحاق کو کیونکر چھوڑتا۔ اے اضحاق باپ سے پوچھ تو سہی۔ "اے باپ آگ اور لکڑیاں تو ہیں پر سوختنی قربانی کے لئے برّہ کہاں ہے" ذرا عقل تو دوڑا خدا اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لئے برّہ کی تدبیر کس طرح کرے گا۔ اے اضحاق دیکھ تیرا باپ تیرے ساتھ محبت میں سچا نہیں۔ اُس نے گھر پر تجھے نہیں کہا کہ تجھے قربانی کرنے جاتا ہوں۔ تجھے تیری پیاری اماں جی کو بھی نہیں ملنے دیا۔ راہ میں جب تو نے اُس سے قربانی کے برّہ کی بابت پوچھا تب بھی اُس نے تجھے ٹھیک بات نہیں بتائی۔ اُس کے خدا کی باتیں کہ اضحاق ہی سے تیری نسل کہلائیگی۔ سب جھوٹی تھیں۔ اے اضحاق تو نے بہت دفعہ دیکھا ہوا ہے کہ ذبح کے وقت جانور کس طرح سے تڑپتا ہے اور آگ میں جلنے کا کیسا دُکھ ہوتا ہے۔ دیکھ تیرا باپ تجھکو کیسی بیرحمی سے مارنے چاہتا ہے اس کو اپنے ہاتھ پاؤں مت باندھنے دے۔ یہہ باپ کیسا۔ ایسے قصائی سے دور بھاگ۔ نوکروں کے پاس دوڑ جا۔ وہ تیری مدد کریں گے۔ اگر تو اپنے باپ کی نیک نیتی پر شک نہیں لاتا۔ اُس کی عقلمندی پر تو ضرور لا۔ یقین جان کہ یہہ بوڑھا اب پاگل ہو گیا ہے۔ کیونکہ کوئی عقلمند باپ اپنے پیارے



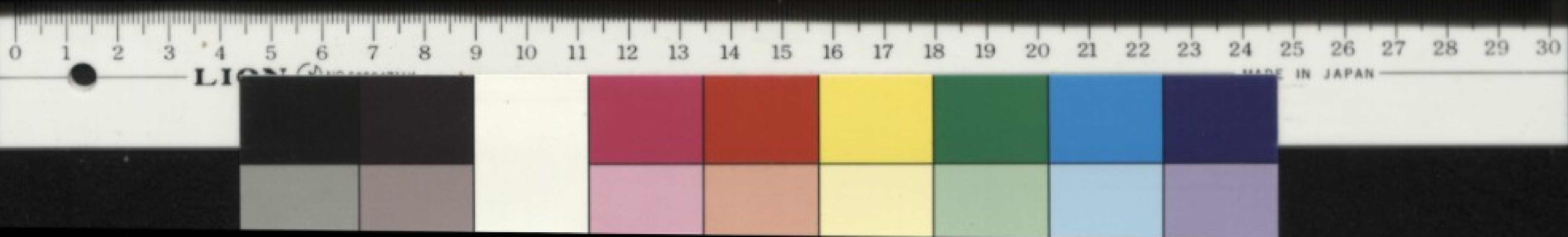
اکلوتے بیٹے کو اپنے ہاتھ سے سوختنی قربانی نہیں کرتا۔*

لیکن ابراہام کوئی فیشن کا مرید خود غرض زمانہ ساز دنیا پرست مسٹر نہیں تھا۔ وہ تو عاشق اللہ تھا مسیح نے فرمایا "تمہارا باپ ابراہام میرے دن دیکھنے کا بہت مشتاق تھا چنانچہ اُس نے دیکھا اور خوش ہوا" (یوحنا ۸ باب ۵۶ آیت)۔ اُس کے دل میں تو یہہ باتیں سمائی ہوئی تھیں "کون ہم کو مسیح کی محبت سے جدا کریگا مصیبت یا تنگی یا ظلم یا کال یا ننگائی یا خطرہ یا تلوار۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ہم تیری خاطر دن بھر ہلاک کئے جاتے ہیں اور ذبح کی بھیڑوں کے برابر گنے جاتے ہیں۔ بلکہ ہم ان سب چیزوں میں اُس کے وسیلے جس نے ہم سے محبت کی ہر غالب پر غالب ہیں۔ کیونکہ مجھکو یقین ہے کہ نہ موت نہ زندگی نہ فرشتے نہ حکومتیں نہ قدرتیں اور نہ حال کی نہ استقبال کی چیزیں نہ بلندی نہ پستی اور نہ کوئی دوسرا مخلوق ہمکو خدا کی اُس محبت سے جو ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہے جدا کر سکے گا" (رومیوں ۸ باب ۳۵ سے ۳۹ آیت تک) "جتنی چیزیں میرے نفع کی تھیں میں نے اُنہی کو مسیح کی خاطر نقصان سمجھا بلکہ میں اب بھی اپنے خداوند مسیح یسوع کی پہچان کی خوبی کے سبب سب کچھ نقصان سمجھتا ہوں جس کی خاطر ہر چیز کا نقصان اُٹھایا اور اُنہیں گندگی جانتا ہوں تاکہ میں مسیح کو حاصل کروں اور اُس میں پایا جاؤں" (فلپیوں ۳ باب ۷ و ۹ آیت)

ابراہام نے نوح کے وقت کے خدا کے نافرمان لوگوں کی سزا کا حال کانوں سے سُنا تھا اور سدوم و عمورہ کے لوگوں پر آگ کا آسمان سے برسنا اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ عدالت کے وقت زندہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنا ہولناک ہے۔ ابراہام کی آنکھوں کے سامنے ہر وقت اُس محبوب خدا کی صورت رہتی تھی۔ جس کا نام لے کر بنی اسرائیل ایک دوسرے کو یوں دعا دیتے تھے "خداوند تجھے برکت بخشے اور تیری نگہبانی کرے۔ خداوند اپنے چہرہ کا جلوہ تجھے دکھائے۔ اور تجھ پر رحم کرے خداوند کا چہرہ تجھ پر متوجہ ہووے اور تجھے سلامتی بخشے" (گنتی ۶ باب ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ آیت) اور جس کے آگے داؤد

* **فٹ نوٹ**۔ والدین اور اولاد کو خدا کی فرمانبرداری سے روکنے کے واسطے شیطان ایسی ایسی رکاوٹیں پیش کرتا ہے۔ مگر۔ تیغ جن کی روح حق ہے ڈھال ہے جنکی بیع — اُنپہ غالب فوج شیطانی کبھی آئی نہیں*





# مضامین مفید المبتدین

## دو لڑکوں کی کہانی

ایک دن دوپہر کے بعد دو لڑکے بنام رابرٹ اور مارٹن سکول سے آئے۔ اور پادری صاحب سے کہنے لگے کہ آپ مہربانی کرکے ہمارے ساتھ ہوا کھانے کو چلئے۔ صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں ابھی ایک خاندان کو جو بیمار ہے۔ دیکھنے کے واسطے جاتا ہوں اگر تم بھی میرے ساتھ چلنا چاہتے ہو۔ تو بڑی خوشی کی بات ہوگی رابرٹ اور مارٹن نے جواب دیا کہ ہاں صاحب ہم بڑی خوشی کے ساتھ آپ کے ساتھ اُس خاندان کے دیکھنے کو چلنے کو تیار ہیں۔ صاحب موصوف تیار ہو کر۔ اُن دونوں لڑکوں کو اپنے ہمراہ لیکر اُس خاندان کے دیکھنے کو گئے۔ اور کیا دیکھتے ہیں کہ بیچاری عورت بیماری کی حالت میں پڑی ہے۔ اور اُس کی گود میں ایک ڈیڑھ سال کا بچہ تھا۔ جو کہ بھوکا مرتا تھا۔ بیمار عورت نے صاحب سے کہا۔ کہ یہہ میرا بچہ بھوک کے مارے مرا جاتا ہے۔ صاحب نے کہا کہ اچھا ہم اس بچے کے لئے کچھ خرچ دیں گے۔ چنانچہ اُس کو کچھ خرچ دیا۔ اور اُس عورت کو تسلی دیکر کہا کہ ہمارا نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح تمکو شفا بخشیگا۔ بعد میں اُس کو سلام کرکے اپنے گھر کو واپس آئے۔ رابرٹ نے پادری صاحب سے کہا کہ مجھکو اُس عورت کے معصوم بچہ پر بڑا ترس آتا ہے۔ کہ وہ بھوکا مرتا ہے کیا آپ اس کے لئے ایک بکری جو دودھ دیتی ہو مول لیکر اُس کو دے سکتے ہیں تاکہ اُس بچے کی پرورش ہو۔ صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے ایک بکری کے دینے سے اُس کو کچھ فائدہ نہوگا۔ کیونکہ اُس کا باپ شرابی ہے۔ وہ ضرور بکری کو بیچکر شراب پی لے گا۔ بہتر یہہ ہے کہ ہم اُس کے لئے کچھ دودھ بھیجا کریں۔ اور کیا تم دونوں میں سے کوئی اُس کے لئے دودھ لیجا سکتا ہے۔ رابرٹ نے کہا کہ ہاں صاحب میں بڑی خوشی کے ساتھ دودھ لیجایا کروں گا۔ مارٹن نے کہا کہ صاحب میں اسکول ہی کو بڑی مشکل سے اُٹھکر صبح کے وقت جاتا ہوں بھلا دودھ لیکر کس طرح جا سکتا ہوں۔ تب وہی لڑکا رابرٹ تین روز تک برابر اُس بچہ کے واسطے دودھ لے گیا۔ چوتھے دن مارٹن بھی دودھ لیکر گیا۔ لیکن جب دودھ دیکر واپس آیا تو سکول کو دیری ہوگئی۔ اس سبب سے کہ وہ دیری میں اُٹھا۔ اور پادری صاحب سے کہنے لگا۔ ایک آدمی مُردہ سا وہاں پڑا ہے۔ صاحب نے کہا کہ اُس عورت کا شوہر ہوگا۔ کیونکہ شراب اسی طرح آدمی کو مُردہ سا کر دیتی ہے۔ پانچویں دن رابرٹ پھر دودھ لے کر گیا۔ اور واپس آکر صاحب سے کہنے لگا۔ کہ ایک گرم کُرتہ اُس بچہ کے لئے بنوا دیجئے۔ کیونکہ برف پڑنے کے سبب سردی زیادہ ہوگئی ہے۔ اور اُس کو ٹھنڈ زیادہ لگتی ہوگی۔ اس پر صاحب نے بڑی خوشی کے ساتھ اُس کو ایک کُرتہ بنوا دیا۔ اور کہا کہ کل دودھ کے ساتھ کُرتہ بھی لیتے جاؤ۔ سو وہ دوسرے دن دودھ کے ساتھ کُرتہ بھی لے گیا۔ اور جب وہاں پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ لڑکا مرا ہوا پڑا ہے۔ اور اُس کے ماں باپ رو رہے ہیں تب وہ لڑکا کُرتہ کو واپس لے کر پادری صاحب کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ وہ بیچارہ بچہ مر گیا۔ آپ اُس کو دفن کیجئے۔ تو پادری صاحب اور وہ دونوں لڑکے اُس کو دفن کرنے کے واسطے گئے بعد میں جب قبرستان سے واپس آئے۔ تو رابرٹ نے صاحب سے دریافت کیا کہ کیا صاحب بیبل میں چھوٹے لڑکوں کا بھی کچھ ذکر ہے۔ تب صاحب بہادر نے مقدس لوقا کی انجیل ۱۸ باب کی ۱۶ آیت اُس کو نکال کر دی۔ اور کہا کہ اسکو پڑھو۔ اور یہہ بھی کہا کہ یہہ چھوٹا لڑکا اچھے گڈریے کی گود میں آرام کرتا ہے۔ اور کیا تم جانتے ہو کہ اچھا گڈریا کون ہے۔ ہاں خداوند یسوع مسیح ہے۔ کیونکہ اُس نے یوحنا کی انجیل دس باب کی گیارہویں آیت میں فرمایا ہے۔ اچھا گڈریا میں ہوں اچھا گڈریا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔ اور تب اُس لڑکے نے پوچھا کہ صاحب کس طرح اُس نے اپنی جان دی۔ صاحب نے کہا مسیح گنہگاروں کے لئے موا اور جو سزا گنہگاروں کے لئے تھی اُس نے اپنے اوپر اُٹھالی۔ اب ای سکول کے لڑکو اور لڑکیو میں نہیں چاہتا ہوں کہ اس کہانی کو بڑھاؤں اور جناب اڈیٹر صاحب کو تکلیف دوں بلکہ اتنا چاہتا ہوں کہ تم بھی اُن دونوں لڑکوں کی طرح ایک دوسرے کی بیماری میں مدد کرنے کے لئے تیار ہو خدا تمکو ہمت دے کہ تم ایسا ہی کرو +

الراقم

نقّال سالومن یونین چرچ شملہ

---

بقیہ

## کتاب مقدس کے حل طلب سوالات

(۸) شہر سوسی کیوں مشہور ہے اور کہاں واقع ہے +

(۹) شہر درعا کا حال بیان کرو +

(۱۰) کس نبی نے کس شہر کی بابت پیشینگوئی کی کہ اُس کے کھیت سوکھ جاویں گے +

(۱۱) ملک کنعان کن کن ناموں سے مشہور ہے اور اُس کو کنعان کیوں کہتے ہیں +

(۱۲) کتاب مقدس میں گگڑی کا ذکر کتنی مرتبہ آیا ہے +

(نوٹ) واضح ہو کہ لڑکوں کے واسطے اول کو سنہری انگشتری بیل دوم کے واسطے ایک عمدہ قلمدان مع کچھ سامان کے ملیگا +

لڑکیوں کے واسطے اول کو سکارٹ بکس دوم کے لئے ایک مذہبی کتاب اور سینے کا کچھ سامان ایک بکس میں ملے گا۔ اگر دو لڑکے برابر رہے تو دونوں کو وہی مقرر انعام ملیگا +

اور واضح ہو کہ ان سوالوں کے جواب اخبار میں نہیں چھپینگے

جس کو کچھ دریافت کرنا ہو جوابی پوسٹ کارڈ کے ذریعے سے دریافت کرے اور ان کل سوالوں کے جواب ۱۵ مارچ تک آنے چاہئیں + پتہ ذیل ہے۔ راقم ایڈیٹر گرین جی۔ ایس۔ پی۔ جی۔ اینڈ کیمبرج مشن دہلی +

# شعر و سخن

## غزل

بندہ ہوں اُس جناب رسالت مآب کا
مالک جو حشر میں ہے حساب و کتاب کا

قانع ہیں رب شمس و قمر میہماں ہے آج
گو آفتاب کی ہو قدح ماہتاب کا

ہوتا تو لکھتے مہر صداقت کی وہ صفت
موسیٰ کے ہاتھ میں یہہ ورق آفتاب کا

بڑہ حشر اکا اُن کی خلاصی کی ہے دلیل
دعویٰ مسیحیوں پہ نہیں اب عذاب کا

عاصی ہوں عاصیوں کے لئے مرگیا مسیح
اُس جز سی میں حق ہے مجھے کل ثواب کا

نصرت نشاں ہے نام نصارا میں مختفی
خطبہ ہے مسجدوں میں ہمارے خطاب کا

متھیاس بے شمار رسالت کا گھر بنا
اُجڑا مکان مردم خانہ خراب کا

توریت میں زبور میں نبیوں میں دیکھ لو
مضمون خاص خود ہے مسیح الکتاب کا

منت جو ایک جا نہیں جتے ہیں بد نصیب
اوندھا ہے دست بحر میں کاسہ حباب کا

راقم
کیدارناتھ

---

# سنٹ جانس کالج ہوسٹل لاہور

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس کے متعلق مبلغ ۱۵ روپیہ ماہواری وظیفہ مقرر کیا گیا ہے +

(۱) پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس کے مسیحی اُمیدوار لڑکوں میں سے جو سب سے اول نکلے گا اُس کو مندرجہ ذیل شرائط کے بموجب وظیفہ ملے گا +

(الف) چرچ اوف انگلینڈ کا ممبر ہو +

(ب) اپنے اچھے چال چلن کی تسکین بخش سندات رکھتا ہو +

(ج) پہلے یا دوسرے ڈویژن میں امتحان پاس کیا ہو +

(د) بیس برس سے کم عمر نہو +

(س) امتحان انٹرنس میں سرکاری وظیفہ نپاتا ہو +

(ص) طالب العلم چاہے فورمن کالج کا ہو یا میڈیکل کالج کا مگر رہایش اُس کو سنٹ جانس کالج ہوسٹل میں کرنی ہوگی +

(۲) یہہ وظیفہ ایف - اے کے واسطے دو برس تک یا میڈیکل کے واسطے تین برس تک ملتا رہیگا - اور دو برس تک اور زیادہ ملنا وظیفہ خوار کے چال چلن اور اُس کی کوشش ترقی پر موقوف ہوگا +

(۳) امتحان انٹرنس کے فہرست شایع ہونیکی تاریخ سے وظیفہ دیا جاویگا - ایف اے کے دوسرے سال یا میڈیکل کے تیسرے سال کی ۳۱ مارچ کو وظیفہ بند کیا جاویگا - لیکن اس حالت میں کہ اور دو برس کے واسطے پھر نئے طور پر جاری کیا گیا ہو +

(۴) عرائض پرنسپل صاحب سنٹ جانس کالج لاہور کے پاس تحریری گذرنی چاہئیں - اور جہاں تک ممکن ہوگا وظیفہ دینے کا فیصلہ امتحان انٹرنس کا نتیجہ نکلنے کے بعد جلدی ہی ہوگا +

---

نورافشاں مطبوعہ ۶ مارچ سنہ رواں صفحہ ۳ نمبر ۱ سلاٹ جو مضمون بعنوان "دیسی مسیحی مشن میں ملازمت کیوں پسند نہیں کرتے" شایع ہوا ہے وہ اخبار مسیحی سے منقول ہوا - اڈیٹر

---

# لودیانہ

پرسبٹیری کا جلسہ بتاریخ ۴ مارچ سنہ رواں منعقد ہوکر ۶ مارچ کو برخواست ہوا +

۱ - بھائی ڈیوڈ سنگھ و خاکی شاہ لودنگل سنگھ پرسبٹیری کے نگرانی میں لئے گئے تاکہ سہارنپور کے مدرسہ علم الٰہی میں تعلیم پائیں -

۲ - بابو بنیڈی داس و بابو گردت سنگھ کو لایسنس دیا گیا -

۳ - بابو نتھانیل پریم داس صاحب تقرری پاکر لودیانہ کی سلف سپورٹ کلیسیا میں عہدہ پاسٹری پر سرفراز کئے گئے کلیسیا کو ایسے لایق پاسبان کی از حد ضرورت تھی ہماری دعا ہے کہ خدا ان کو اپنی خاص برکت بخشے +

---

# نتیجہ امتحان مڈل سنہ ۱۸۹۶ء

ہم بڑی خوشی سے یہہ خبر درج اخبار کرتے ہیں کہ ہمارے بورڈنگ سکول لودیانہ کے ۸ طالب العلموں میں سے امتحان مڈل میں ۵ کامیاب ہوئے - اور ایک زیر فیصلہ ہے اُمید قوی ہے کہ وہ بھی ضرور بالضرور کامیاب ہوگا - اُن کے نام درج ذیل ہیں - ولیم مکلوی - سہارنپوری - یوحن باسٹن جالندہری - بھنی لعل لودیانوی - ڈینیئس ایم لعل - لودیانوی - منصب ارخان